

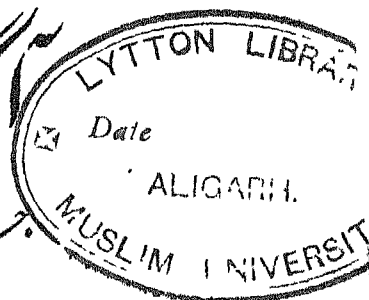
Reserved

1826

(262)
19

سرگزشت

سنگرہ کالج
بک



امانت داران مدرسہ نے

تیار کر کے پیش کیا
مطبع عجاز محمدی آگرہ پرنس علی کے
اہتمام سے چھپی

SECTION

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U5300

17/1/2003
M.A.
10-9

or..

RE-ACCESSIONED

CHIL-2002

SA

سگزشت

آگره کاج

جکو

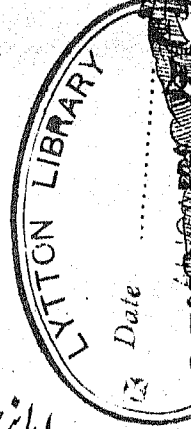
امانت داران مدرسه نے

تیار کر کے شہر کیا

مطبع عجاز محمدی آگرہ ن محمد علی کے

اہتمام سے چھپی

۱۸۸۶ء





بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس آگرہ کی سرگزشت

درس آگرہ کے امانت دار و نکو بار ہا ترغیب ہوئی کہ مدرسہ جو انکے سپرد کیا گیا ہے
 اسکی ایک مختصر کیفیت تیار کی جائے اور خصوصاً اس نازک حالت کی جو حال میں
 اس پر گزری ہے چنانچہ مختصر حالات اسکے تیار کئے گئے اور امید ہے کہ اون صحف
 کو جو اس کالج کے واسطے دل کھول کر لڑے ہیں یہ کیفیت دلچسپ ہو اور توقع ہے
 کہ دیگر اصحاب کو اس تعلیم گاہ کی امداد پر جو اہل ہند کی اعانت کی سقت ہو مایل کرے
 ہمارا منشا یہ نہیں ہے کہ میرا نے جھگڑے تازہ کریں یا سباحث کی آگ کو از سر نو
 بھڑکا دیں وہ آگ اب بفضلہ فرو ہو گئی اور اسکے دوبارہ افروختہ ہونے کی امید

نہیں ہے ہمارا دلی منشا صرف یہ ہے کہ مدرسہ آگرہ کے پوست کندہ حالات سے
اُن صاحبوں کو آگاہی حاصل ہو جن کا دل و جان سے اُسکے ساتھ تعلق ہے اور
دیگر اصحاب بھی واقفیت حاصل کر کے مدد و معاون ہوں اکثر حالات جو تحریر ہوئے
ہیں وہ ششہ تعلیم کی سالانہ رپورٹوں سے لئے گئے ہیں۔

آگرہ کالج کے بانی سبانی پنڈت گنگا دھڑاشاستری ایک شخص فاضل سندھ
۱۹۰۹ء میں چند دیہات ضلع علیگڑھ دستراین سری پیشوا دہوراؤ
نے بدین غرض اُن کو عطا فرمائے کہ اُن کی آمدنی سے غریب الوطن آنے جانے والوں
اور برہمنوں اور وید کے طلباء کو مدد ملے اور باقی شاستری جی ہمارا ج اپنے فرائض
صرف میں لاویں۔ شاستری جی نے ۱۹۱۳ء میں وفات پائی اوس زمانہ میں علیگڑھ
اور تھراپور سرکار انگریزی کا قبضہ ہو گیا تھا۔ پنڈت صاحب کے لڑکوں میں اس
جایا دھکی تقسیم کی نسبت نزاع ہوا چنانچہ ششہ بورڈ آف رپوینٹوں نے جو اوس زمانہ
میں بورڈ آف کشنران کہلاتا تھا کل حالات بحضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر
بھیج دیئے اوس وقت میں اس امر کی تحقیق کی گئی کہ منشا اسناد کیا ہے آیا جایا دھ
وقف شاستری جی کی ذات کے لئے تھی اور اوسکو اُنکے بیٹے وراثتاً پاسکتے ہیں
یا اوس رفہ عام مقصود تھا چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ یہ عطیہ فوائد عام کے
لئے ہے مگر چونکہ ایسے معاملات میں فیاضی ہماری سرکار کا خاصہ ہے ایک رچ کل
آمدنی سے اُنکے پسران کے واسطے میں حیات تجویز ہوا اور باقی کی نسبت یہ
امر پیش رہا کہ کیونکہ کام میں لایا جائے چنانچہ یہ معاملہ ۱۹۲۱ء تک طر ہوا اور
جایا دھ کو سر کی آمدنی سے قریب ایک لاکھ کے روپیہ جمع ہو گیا ابتدائی تجویز ات

جو حضور گورنمنٹ اس عرض سے پیش ہوئیں کہ یہ وقف کس طور سے کام میں لایا جاوے یہ تھیں کہ ایک علمی مدرسہ ہندوؤں کی تعلیم کے لئے متھرا میں یا ایک دانشخا کلان بمقام آگرہ یا ایک مدرسہ علمی اہل اسلام کی واسطے آگرہ میں قائم کیا جاوے مگر دوران زمانہ میں یہ تجاویز فراموش ہو گئیں آخر کار ۱۲۸۷ء میں یہ امر قرار پایا کہ آگرہ میں ایک کالج قائم کیا جاوے اور اس میں ہر علم و زبان جو اہل ہندو و اہل اسلام دونوں کو مفید ہوں پڑھائے جائیں اس کالج کے خیر خواہوں کو اسکے ابتدائی حالات سے بڑا لطف حاصل ہوگا تصور فرمائیے کہ ۱۲۸۷ء میں کل چھ مدرسے تھے اور انکی تنخواہوں کی میزان صرف ساٹھ ماہواری تھی اور بنگلہ اسکے وظیفہ جو طلبہ کو دیا جاتا تھا اسکی مقدار صرف ۵۰۰ ماہواری کی تھی کچھ یہ خیال کیا گیا تھا کہ بہت سے طالب علم غالباً پر دیسی بھرتی ہونگے اور باوجودیکہ اس زمانہ میں سامان خورد و پوش ارزان تھا تاہم مقدار وظیفہ سے رے راوے لاءہ ماہواری تھی۔ اس زمانہ میں کمیٹی منتظم مدرسہ مقرب آگرہ کوکل آنجنس تھی اور کمیٹی مذکور میں صاحب بیج اور مجسٹریٹ ضلع کبھی شریک تھے چونکہ سیکریٹری کا اس کمیٹی کے واسطے ہونا امر ضروری تسلیم کیا گیا تھا لہذا نواب گورنر جنرل بہادر ہند اس امر کے تحقیقات کرنے کی ہدایت کی کہ آیا صاحب سول سرجن یا کوئی اور افسر ملکی یا فوجی مقیم آگرہ جو اس کام کے لائق ہو وہ اس خدمت کو اس طور سے انجام دے سکتا ہے یا نہیں کہ اسکے منصب سرکاری کے فرائض بجالانے میں ہرج نہو اس تحقیقات کے نتیجے سے ہم کو کچھ آگاہی نہیں مگر آگرہ کالج کے ابتدائی انتظام اور عملہ کی یہ کیفیت تھی۔ مدرسہ آگرہ کی خاص عمارت ۱۲۸۷ء میں باہتمام لفظت باو حیا

تیار ہوئی اور پندرہ سال کے بعد ایک جانب کا بازو تعمیر ہوا۔ قبل تعمیر تیس سال تک ایک کمریہ کے مکان میں کالج کا آغاز ہوا اور آمدنی وافر اور کافی ہوئی کی وجہ سے ایک بزرگ اور وسیع باب فائدہ اور فیض رسانی کے لئے کھولا گیا اس زمانہ میں ان اضلاع کی دوسری حد پر یعنی بنارس میں صرف ایسا مدرسہ تھا جسکی بنیاد ۱۸۴۲ء میں قائم ہوئی تھی، جو اگر کالج کے ہمسر شمار ہو سکتا تھا۔ صاحبان کو کل ایجنٹ کی یہ امید تھی کہ اس کالج سے ہندوستانی طلباء عمدہ تربیت پا کر اور فیض تعلیم قابل معلم علوم و فنون سے ماہر ہو کر ہر ایک صیغہ میں خصوصاً بحیثیت عمدہ داران سرکاری نفع رسان ہونگے چنانچہ ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ یہ امید صاحبان کو کل ایجنٹ کی پورے طور پر برآئی تین سال کا عرصہ ہوا کہ جسوقت اس کالج کے قائم رہنے کی بابت تحریرات ہوئیں ایک فہرست پڑانے طلباء کی اس نظر سے پیش ہوئی کہ منجملہ اور دلائل کے یہ ایک بڑی دلیل کالج کے برقرار رکھنے کے لئے تصور ہو کہ سرکار کو مفصلہ ذیل طلباء کی خدمات سے کس قدر نفع پہونچا ہے مثلاً۔ رائے سالگرام صاحب بہادر پوسٹ ماسٹر جنرل اضلاع مغربی و شمالی۔ راجہ کچھن سنگھ بہادر۔ رائے بلدیو بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ رائے بالکند صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ رائے کنہالال صاحب ایکزیکیوٹو انجینئر۔ رائے نرائن داس صاحب بہادر۔ پنڈت جگت نرائن صاحب سب جج۔ شروع میں نگرانی اس کالج کی کمیٹی تعلیم کلکتہ کے سپرد تھی اوسکے بعد خود گورنمنٹ عالیہ ہند کے اختیار خاص میں ہوئی لیکن ۱۸۶۳ء میں لوکل یعنی مختص المقام گورنمنٹ کے سپرد ہوئی جو اس زمانہ میں گورنمنٹ اگرہ کے نام سے مشہور تھی اس انتظام کا عمل درآمد ۱۸۶۴ء سے ہوا اسی زمانہ میں دہلی کا

مدرسہ قائم ہوا اگرچہ یہ اور بنارس کالج اگرہ کے مدرسہ کے ہمسرے تھے مگر بدین
اور طلباء کی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرہ کے مدرسہ نے بڑی ترقی کی تھی اور سکو
اپنے ہمسردسون پر فوق تھا۔ مسٹر لویج صاحب اس زمانہ میں پرنسپل تھے علاوہ ان
چار مدرس انگریز اور پندرہ ہندوستانی۔ ابتدائے مدرسہ کا ماہوار سی خرچہ
ساعتہ تہا اب اسے مصلے ہو گیا اور بحساب اوسط روزانہ ۳۵ طالب علموں کی
حاضری تھی مگر طلباء کی تعداد یہ تھی ۳۰۰ ہندو واکھم سلطان اور ۳۰ عیسائی۔ رپورٹ سے
ظاہر ہوتا ہے کہ سالانہ امتحان سے چھ ماہ پیشتر متوسطا علموں نے حاضری کی سختی
کی وجہ سے مدرسہ چھوڑ دیا اندون میں بنارس کالج میں طلباء کی حاضری بحساب او
۲۶۴ تھی اور دہلی میں ۲۶۰ من ابتدا ۱۸۳۲ء لغایت سال عند ربوہ کم ہونے
دفعہ کے کوئی امر قابل تحریر نہیں البتہ ۱۸۳۲ء سے احوال معلوم ہے۔ عند کے بعد
جو شیشہ تعلیم اضلاع مغربی و شمالی کی اول رپورٹ چھی ہے او میں اگرہ کالج کی
سہ گذشت جو دور ہنگامہ و فساد میں گذری دیکھ پ طریق سے درج ہے۔
صاحب ڈاکٹر تحریر فرماتے ہیں کہ اس کالج پر بڑے شدید گزرے لیکن اونکا
بدل صاحب پرنسپل مسٹر کین نے بامداد انگریز و ہندوستانی مدرسوں کے
ایسے مستحسن انتظام اور طریق عمل سے کیا کہ مدرسہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا
اس کالج کو فوج باغی نیچ کے اگرہ میں آنیکے وقت صدر عظیم پونجا باغیوں کیوجہ
سے شہر اور قرب و چوار کے بد معاشوں کو آگ لگانے اور لوٹنے کی جرأت ہوئی
وہ گران بہا کتب خانہ جمین بہت سی نادر فارسی و عربی کی قلمی کتابیں عطیہ جتا
آزیدیل جمین طاسن صاحب بہادر کی تھیں بلکہ خاک ہو گیا عمارت میں آگ کیوجہ

کمرن کی چھتین ہل گئیں اور چند کمرے منشی کلیان سنگھ و دیگر دروہین کی کوشش سے
 کچھ جکڑ بیچ گئے۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے اس قابل تحسین اور خیر خواہانہ
 عمل پر لحاظ فرما کر ان کو انعام عطا فرمایا۔ تعجب کی بات ہے کہ ۱۵۶ء میں طلباء کی تعداد
 ۲۹۰ رہ گئی تھی اور ۱۵۷ء میں اس سے بھی کم یعنی ۲۱۴۔ البتہ دوسرے سال کے
 آئین میں طلباء کی تعداد ۲۲۴۔ اور ۱۵۸ء میں ۲۸۳ ہو گئی لیکن سرکاری دفاتر کے
 آگرہ سے الہ آباد چلے جانے پر کالج کو سخت صدمہ پہنچا جس سے وہ عرصہ دراز تک
 سر نہ اٹھا سکا۔ تاہم رپورٹ جناب ڈاکٹر صاحب بہادر بابت ۱۵۹ء میں
 تین کالج کی بابت کیفیت ذیل مندرج ہے۔

کالج	اوسط حاضری روزانہ	کل مشائخ	اوسط فی طالب علم	گورنمنٹ کا اوسط	فی طالب علم
آگرہ	۲۵۷	۱۵۳	۱۳	۱۳	۱۳
بنارس	۲۸۵	۱۴۰	۱۰	۱۰	۱۰
بریلی (۱۵۷ء میں قائم ہوا)	۱۹۰	۱۰۰	۱۰	۱۰	۱۰

سال ۱۵۷ء کی رپورٹ میں مندرج ہے کہ زیر تعلیم سٹر مارشٹن صاحب
 ہیڈ ماسٹر ایک درجہ واسطے سیکھنے فوٹو گرافی یعنی نقشہ عکسی کے استھاناً
 قائم کیا گیا مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی اور دو سال کے بعد وہ بند کیا گیا۔ ۱۵۷ء
 میں پادری صاحبوں کی طرف سے سینٹ جانس کالج قائم ہوا اور چونکہ اس سے
 میں شرح فیس بمقابلہ سرکاری کالجوں کے بہت سی کم تھی لہذا آگرہ کالج میں تعداد
 طلباء کی گت گئی ۱۵۷ء میں سٹر وٹھین صاحب پرنسپل مقرر ہوئے صاحب مدد
 پرانے کالج کے اخیر پرنسپل تھے انہوں نے اس تجربہ کی بنا پر جو بریلی میں حاصل ہوا

ایک بورڈنگ ہاؤس اس کالج کے متعلق قائم کیا کہ جین بڑی کامیابی ہوئی ہمارے ساتھ تھا
 چھپور نے اس کام کے لئے ایک معقول ہنگامہ جو کالج کے قرب میں واقع ہے عطا فرمایا
 تاکہ اُسین غریب الوطن طلباء آکر رہیں۔ صاحب پرنسپل نے اپنی رپورٹ ۱۹۶۳ء
 میں بہت مسرت سے تحریر کیا کہ اضلاع شمال و مغربی میں اول مرتبہ اگرہ کے مدرسہ
 کے ایک طالب علم نے یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کی اسی سال میں صاحب مہر
 نے طلباء کو گوی و چوگان کے کھیل کی مشق شروع کرائی چنانچہ بہت جلد یہاں کے
 طالب علموں نے اوس میں کمال حاصل کیا اگرچہ ۱۹۶۵ء میں ڈاکٹر صاحب نے اپنی
 رپورٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ اگرہ کالج نے کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میں بڑی کامیابی
 حاصل کی یعنی ایک طالب علم امتحان ایم اے اور تین بی اے اور چھ پنجمہ کے امتحان
 ایف اے میں کامیاب ہوئے لیکن اس میں شک نہیں کہ کالج ڈپارٹمنٹ میں ایک طرح کا
 سکون نظر پڑا اور طلباء کی تعداد کم ہوتی گئی اور تعداد کا نقص امتحان کے عمدہ نتیجہ
 سے پورا نہیں ہوا۔ سالانہ رپورٹوں میں مدرسہ اگرہ کے تنزل کے اسباب یہ بیان
 ہوتے رہے۔ بیماری۔ بدقسمتی۔ سینٹ پیٹرس کالج اور سینٹ جانس کالج اور وکٹوریہ
 کالج کی رقابت۔ فیس کی زیادتی۔ بعض مدرسین کی نالیافتی وغیرہ ۱۹۶۵ء کی رپورٹ
 جیمین صاحب پرنسپل نے اٹھارہ سال گزشتہ کے حالات پر بطور سرسری نظر ڈالی ہے
 صاحب مہر وچ لکھتے ہیں کہ آئندہ بھی سالہا سال تک کچھ امید نہیں ہے کہ کالج میں طلباء
 کی تعداد بڑھے اور سب اس کا قائم ہونا علیحدہ کالج کا ایک جانب اور الہ آباد کالج کا
 دوسری جانب بیان کیا گیا تھا یہ رپورٹ گویا پہلی صدیء بد کالج کے حق میں تھی کیونکہ
 برطبق اس رپورٹ کے گورنمنٹ نے یہ تحریر فرمایا کہ اگر تعداد طلباء اگرہ کالج اور سبھی کم ہو جائے

تو اس امر پر غور کرنا مناسب ہو گا کہ آیا گورنمنٹ کالج توڑ دیا جائے اور اسکے بجائے دیگر مدارس کو جو اسکے قریب میں ہیں مدد ملے اور اس امر پر جناب ڈائریکٹر صاحب کی توجہ خاص لائی گئی سال آئندہ کی رپورٹ میں پھر یہ لکھا گیا کہ اگر کالج کی حالت قابل اطمینان نہیں ہے اور صاحب ڈائریکٹر نے اگرچہ مدرسین مدرسہ کی حیثیت کی تعریف اور تصدیق فرمائی مگر یہ لکھا کہ یہ کالج جسکی لوگ قدر نہیں کرتے ہیں اسکے بند کرنے یا اس میں تخفیف کرنے کی مصلحت پر کسی مرتبہ غور کیا گیا ہے تاہم صاحب موصوف نے اس وقت اسکے توڑنے کی سفارش نہیں کی کیونکہ اس وقت صاحب پرنسپل اور پروفیسروں کو دوسری جگہ نہیں دیا جاسکتی تھی۔ اس رپورٹ پر گورنمنٹ نے یہ کیفیت تحریر فرمائی کہ اگر کالج باوجود قابل اور لائق پروفیسروں کے جو طلباء سے خالی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ متمول اہل ہند اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی کچھ قدر نہیں کرتے ہیں پھر اس مدرسہ کے بند کرنے کے معاملہ میں جنوری ۱۸۸۱ء میں ایپیل گورنمنٹ نے توجہ کی اور صاحب پرنسپل اور صاحب ڈائریکٹر اور لوکل گورنمنٹ کی رائے پر اور حالات گزشتہ اور اسید آئندہ کے لحاظ سے یہ تجویز کی کہ اگر وہ میں کالج کارکنان ضرور نہیں اور لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا کہ جس طور سے اور جب مناسب خیال کرے اس کالج کو بند کر دے مگر اس قدر تحریر فرمایا کہ اگر ساکنان اگر وہ قریب و جوار کے باشندوں کی خواہش دلی یہ پائی جائے کہ کالج موجودہ حالت پر قائم رہے تو گورنمنٹ ہند کو عذر نہ ہو گا کہ مدرسہ کو مع ایک حصہ عطیہ کے ایک جماعت امانت داران یا لوکل کمیٹی کے سپرد کر دے بشرطیکہ وہ اصحاب وعدہ کریں کہ اس کالج کو وعدہ طور پر قائم رکھیں گے اور ماہ و سرکاری کے شرائط پر

کار بند رہیں گے جب یہ خبر اوڑھی کہ اگر ہمارے توڑ دیا جاوے گا اور کل یا ایک
بڑا جزر و قف کالج اسلامیہ علیگڑھ کو دیا جاوے گا تو ساکنان اگر ہمارے کان کمرے
ہوئے اور تمام قلم و دین جملہ غیر خواہان مدرسہ اگر ہمارے کمال ہمدردی ظاہر کی ہتھیان
اخبار نے بڑی سرگرمی کے ساتھ خوب کچھ لکھا۔ عرضداشتیں تیار ہوئیں اور بالانفا
یہہ راسے قرار پائی کہ گورنمنٹ ہند کے ارادہ کی ترمیم کرنے میں سعی بلیغ کیجاوے
بڑے بڑے شہروں میں حاحی و مددگار پیدا ہو گئے منجملہ انکے چند صاحبان ذیشان
کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے بڑی ہمت اور کوشش صرف فرمائی۔ راجہ پستون
صاحب بہادر بلنہ شہر۔ راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سجنور۔ منشی نوکشور صاحب
لکھنؤ۔ راسے بالکنڈ صاحب سہارنپور۔ منشی کلیان سنگھ صاحب میرٹھ۔ منشی
شیو زین صاحب اگرہ۔ اور نیز جناب میرا دوا علی صاحب بہادر سی ایس آئی اور
راسے متھرا داس صاحب جن و وفون صاحبوں نے ششما عین وفات پائی ایسی
جانفشانی اور محنت اس مدرسہ کی بابت فرمائی کہ کبھی بھول نہیں سکتے خاص اگرہ
میں لیتھ اور علی العزم صاحبوں کی ایک کمیٹی منعقد ہوئی اور نتیجہ ان سب باتوں کا
یہ ہوا کہ باشندگان اس نواح کی یہ دلی خواہش کہ اگرہ کالج بحیثیت موجودہ قائم
و برقرار رہے سب پر بخوبی تمام ظاہر اور ثابت ہو گئی اسی اثنا میں کمیشن تعلیم بمقام اگرہ
روٹی بخش ہوا اس کمیشن بزرگ کے جناب فضیلت آبا میر مجلس صاحب نے کالج کے
حالات کی تحقیقات کما بین فرمائی اور ساکنان اگرہ اور کمیٹی کے ساتھ کمال ہمدردی
اور اس قدر عنایت بے غایت ظاہر کی کہ جب کا احسان ممکن نہیں کہ کمیٹی کے دل سے
کبھی محو ہو صاحب ممدوح نے نہایت شفقت کے ساتھ بڑی بہاری مدد دیہ کی کمیٹی

کو کار بند ہونیکے واسطے ہائیتین فرمائیں۔ یہ امر کہ اگرہ کالج کا بیچ گورنمنٹ کے ذمہ ملے
اعتدال سے بہت زیادہ ہو گیا قابل تسلیم تھا اور اس میں خیر خواہان کالج کو کوئی گنجائش
مباحثہ نہ تھی پس اگرہ کالج کے قائم رکھنے اور ترقی دینے کے لیے انہوں نے ستمگارا دہ
کر کے چنارہ جمع کرنا شروع کیا اور اس کے جمع کرنے میں جسکی مقدار اب ایک لاکھ روپیہ سے
اوپر ہے۔ صاحبان عالیشان سبوق الذکر اور اصحاب والا جاہ ذیل کا تہ دل سے
شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ منشی درگا پرشاد صاحب و بابو جوالا پرشاد صاحب فتح گڑھ۔
پنڈت نند لال صاحب و منشی ہر دیو بہاری صاحب الہ آباد۔ بابو طوطا رام صاحب
علیگڑھ۔ منشی گرد و ہلال صاحب اگرہ۔ مرزا حسین علی بیگ صاحب بجنور۔ نواب فیض علی
صاحب بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ بلند شہر۔ مرزا جعفر حسین صاحب کوٹہ۔ وغیرہ
حضور نائب السلطنت کشور سند سے لیکر جن اصحاب نے زرخندہ عطا فرمایا
ہے انکی فہرست یہ ہے

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
امیر الامار کوئٹہ آف رپن نائب السلطنت کشور سند	کلکتہ	۲۵۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر۔		۵۰۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر سواچی جپور		۵۰۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر جالرا پٹن۔		۳۰۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر بہر پور۔		۲۵۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر بونڈی		۲۵۰۰	۰	۰

نام	ضلع	قیمت در روپیہ		
		روپیہ	انہ	پائی
راجہ صاحب بہادر بہادر۔	آگرہ	۶۰۰	۰	۰
سری حضور ہمارا راجہ صاحب بہادر گالکوارا بڑوہ		۵۰۰	۰	۰
ہمارا راجہ صاحب بہادر باندہ۔		۵۰۰	۰	۰
راجہ صاحب بہادر بانسی۔		۵۰۰	۰	۰
راجہ شکر سنگہ صاحب بہادر۔	ایٹہ	۸۰۰۰	۰	۰
راجہ جگت سنگہ صاحب بہادر۔	تاجپور	۳۶۰۰	۰	۰
راجہ شیو راج سنگہ صاحب بہادر سی ایس آئی۔	کاشی پور	۵۰۰۰	۰	۰
راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی	بجنور	۳۰۰۰	۰	۰
راجہ کشن کمار صاحب بہادر۔	مراد آباد	۲۵۵۰	۰	۰
ہمارا راجہ صاحب بہادر ریاست اوہ۔	اوہ	۲۰۰۰	۰	۰
سیٹھ لچمن داس صاحب۔	مٹھرا	۵۰۰۰	۰	۰
حافظ محمد عبد الکریم صاحب۔	میرٹھہ	۲۰۰۰	۰	۰
راجہ گھنٹا سنگہ صاحب بہادر۔	مرسان	۱۵۰۰	۰	۰
لالہ بامد یو سہاسے صاحب۔	علیگندہ	۱۵۰۰	۰	۰
الاکہ شرن سہاسے صاحب ساہوکار۔	میرٹھہ	۱۵۰۰	۰	۰
لالہ پھول چند مکھن لال صاحبان۔	علیگندہ	۱۲۵۰	۰	۰
نواب سید احمد شاہ صاحب۔	میرٹھہ	۱۲۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
رائی کشوری کنور صاحبہ -	مراد آباد	۱۱۰۰	۰	۰
راجہ بھمن سنگھ صاحب بہادر -	بلند شہر	۱۰۰۰	۰	۰
رائی صاحبہ لد ہیانہ -	سہارنپور	۱۰۰۰	۰	۰
ٹھکرانی متاب کنور صاحبہ کوٹلہ -	اگرہ	۱۰۰۰	۰	۰
لالہ بابو صاحب پکینپاڑہ -	مسترا	۱۰۰۰	۰	۰
نواب محمد علیخان صاحب -	بلند شہر	۱۰۰۰	۰	۰
راسے کنہیا لال صاحب بہادر -	لاہور	۱۰۰۰	۰	۰
نواب سید میر خاں صاحب سردار بہادر -	میرٹھ	۱۰۰۰	۰	۰
لالہ انند سرور صاحب -	"	۱۰۰۰	۰	۰
لالہ رام سرن واس صاحب -	"	۵۰۰	۰	۰
راؤ کرن سنگھ صاحب -	علیگٹھ	۵۰۰	۰	۰
چودھری ظالم سنگھ صاحب -	بجنور	۵۰۰	۰	۰
راسے امر او سنگھ صاحب -	بلند شہر	۵۰۰	۰	۰
بابو ورگا پرشاہ صاحب -	فرخ آباد	۵۰۰	۰	۰
راسے ساگر ام صاحب بہادر -	الہ آباد	۵۰۰	۰	۰
منشی کچھی سرور صاحب -	بلند شہر	۵۰۰	۰	۰
نواب سرفراز علیخان صاحب بہادر کے سنی این آئی	"	۵۰۰	۰	۰

تقداد روپیہ			ضلع	نام
پائی	آنہ	روپیہ		
۰	۰	۵۰۰	بلند شہر	ساہو بنسی دہر صاحب -
۰	۰	۵۰۰	علیگڑہ	راؤ کرن سنگھ صاحب -
۰	۰	۲۰۰	لکھنؤ	بابو نرائن داس صاحب جج خفیہ -
۰	۰	۲۰۰	اجمیر	بابو ٹیکا رام صاحب -
۰	۰	۳۰۰	علیگڑہ	بخشی نند کشور صاحب -
۰	۰	۳۰۰	مراد آباد	چودھری دیہان سنگھ صاحب -
۰	۰	۳۰۰	بلند شہر	چودھری کچھن سنگھ صاحب -
۰	۰	۳۰۰	گلدرہ	سید مہربان علی صاحب -
۰	۰	۳۰۰	سہارنپور	مرزا وقار علی بیگ صاحب -
۰	۰	۳۰۰		راؤ صاحب سنگھ صاحب -
۰	۰	۲۸۰	بجنور	شیخ شرف الدین صاحب -
۰	۰	۲۵۰	آگرہ	ایچ بی فٹے صاحب بہادر جی ایس کلکٹر آگرہ -
۰	۰	۲۵۰	الہ آباد	منشی مہنوبان پرشاد صاحب -
۰	۰	۲۵۰	علیگڑہ	لالہ دیپ چند والا جی مل صاحبان -
۰	۰	۲۵۰		لالہ درگاشنکر والا جی مل صاحبان -
۰	۰	۲۵۰	بلند شہر	کنور عشق علی خان صاحب -
۰	۰	۲۵۰	سہارنپور	راسہ بالکند صاحب ڈپٹی کلکٹر -

نام	ضلع	تقدار و قیمت		
		روپیہ	آنہ	پائی
راجہ ہاراج سنگھ صاحب -	بجنور	۲۵۰	۰	۰
کنور پرنس سنگھ صاحب -	"	۲۵۰	۰	۰
کنور لطف علیخان صاحب -	علیگڑہ	۲۵۰	۰	۰
جی وارڈ صاحب بہادر -	الہ آباد	۲۰۰	۰	۰
بابو طوطا رام صاحب -	علیگڑہ	۲۰۰	۰	۰
سایو سنت لال و موتی لال صاحبان -	بلند شہر	۲۰۰	۰	۰
کنور امداد علیخان صاحب -	"	۲۰۰	۰	۰
کنور اعظم علیخان صاحب -	"	۲۰۰	۰	۰
محمد نین خان صاحب -	سہارنپور	۲۰۰	۰	۰
سعید خان و شیر جان صاحبان کیس -	بلند شہر	۲۰۰	۰	۰
لالہ ابو دہیا پرشاد صاحب و بلدیو سہا صاحب	میرٹھ	۲۰۰	۰	۰
لالہ بنسی دہر و شیو پرشاد صاحبان -	"	۲۰۰	۰	۰
لالہ صاحب سنگھ و بکلاس رائے صاحبان -	"	۲۰۰	۰	۰
رائے بختاور سنگھ صاحب سب ج -	"	۲۰۰	۰	۰
منشی کلیان سنگھ صاحب -	"	۲۰۰	۰	۰
بابو رگھو بر سرن صاحب -	"	۲۰۰	۰	۰
لالہ ہماری لال و لالہ بہو لانا تہ صاحبان -	علیگڑہ	۱۹۴	۰	۰

تعداد و روپیہ			ضلع	نام
پائی	روپیہ	آنہ		
.	۱۵۰	.	میرٹھ	لالہ مانک چند صاحب -
.	۱۵۰	.	سہارنپور	لالہ ہنسی لال صاحب -
.	۱۲۵	.	آگرہ	بابو پنی لال صاحب -
.	۱۲۵	.	الہ آباد	بابو دوار کا ناتھ بنرجی صاحب -
.	۱۲۵	.	سہارنپور	پنڈت ہرگیاں سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر -
.	۱۱۰	.	بجنور	شیخ بشارت علی صاحب ڈپٹی کلکٹر -
.	۱۰۵	.	"	پنڈت سری لال صاحب -
.	۱۰۰	.	الہ آباد	لے جے لارنس صاحب بہادر سی ایس کٹر الہ آباد
.	۱۰۰	.	آگرہ	منشی بنواری لال صاحب -
.	۱۰۰	.	"	منشی درگا پرشاد صاحب -
.	۱۰۰	.	"	آر اے بی بیملن صاحب بہادر سی ایس کٹر آگرہ
.	۱۰۰	.	الہ آباد	پنڈت بستمہ ناتھ صاحب -
.	۱۰۰	.	"	بابو رام کالی صاحب چو دہری -
.	۱۰۰	.	"	راے اندر نراین صاحب منصف -
.	۱۰۰	.	علیگڑہ	لالہ سیتارام و پر تاب سنگھ صاحبان -
.	۱۰۰	.	"	لالہ جو دھراج و جیت رمل صاحبان -
.	۱۰۰	.	آگرہ	چو دہری دیہی سنگھ صاحب -

تعداد روپیہ			ضلع	نام
پائی	آنہ	روپیہ		
۰	۰	۱۰۰	بجنور	سیٹھہ جوہری مل صاحب -
۰	۰	۱۰۰	آگرہ	کنور نونال سنگہ صاحب تحصیلدار -
۰	۰	۱۰۰	"	ساہو بکنند رام صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ سالگرام صاحب وکیل -
۰	۰	۱۰۰	"	منشی سکین لال صاحب وکیل -
۰	۰	۱۰۰	"	منشی جگن پرشا و صاحب وکیل -
۰	۰	۱۰۰	"	منشی گردہر لال صاحب وکیل -
۰	۰	۱۰۰	"	ٹہا کر نول سنگہ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	بلند شہر	سید حسین شاہ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	نواب محمد عبدالغفور خان صاحب بہادر -
۰	۰	۱۰۰	فتحگڑہ	پنڈت جگت زاین صاحب -
۰	۰	۱۰۰	الہ آباد	راسے سندر لال صاحب -
۰	۰	۱۰۰	بلند شہر	چوبے بشمبر ناتھ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	ساہو جانکی پرشا و صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	منشی غلام حیدر خان صاحب -
۰	۰	۱۰۰	سیارہ	منشی عبدالکریم خان صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	چودہری کیسری سنگہ صاحب -

تعداد و روپیہ			ضلع	نام
پانی	آنہ	روپیہ		
۰	۰	۱۰۰	بلند شہر	سید محمد خان صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	چوہدری حکم سنگہ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	غوثی عبد الرحمن خان صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	کنور عبد الغفور خان صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	کنور زاین سنگہ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	میرٹھ	ارانی صاحب کنور صاحبہ محی الدین پور -
۰	۰	۱۰۰	نورجہ	لالہ ہرکھ رام صاحب و لالہ گو بند رام صاحب -
۰	۰	۱۰۰	بلند شہر	ساہو جو الانا تھ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	کنور بھٹے کرشن صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	مولوی محمد بخش صاحب -
۰	۰	۱۰۰	سہارنپور	لالہ ایشری پرشا و صاحبہ منصف -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ اوگر سین صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ شرسین صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ نہال چند صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ پراگ داس صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ کرا مل صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ گنیشی لال صاحب بہکت -

تعداد در روپيه			ضلع	نام
پانی	آند	روپيه		
۰	۰	۱۰۰	بجنور	بابو سرجن داس صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	منشی درگا پرشاد صاحب -
۰	۰	۱۰۰	مراد آباد	سایو مکند رام صاحب -
۰	۰	۱۰۰	گورکھ پور	بابو درگا پرشاد صاحب آنریری مجسٹریٹ
۰	۰	۱۰۰	"	راجہ صاحب تام کوئی -
۰	۰	۱۰۰	"	راسے بدن گوپال راسے صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	بابو سرجی پرشاد صاحب خزانچی -
۰	۰	۱۰۰	میرٹھ	لالہ سبھن لال صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ کلیان سنگھ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ جواہر سنگھ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	ٹھاکر سنگھ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ انند سروپ صاحب -
۰	۰	۱۰۰	"	لالہ شیتا و نیت رام صاحبان -
۰	۰	۱۰۰	"	ٹھاکر امیر سنگھ صاحب -
۰	۰	۷۵	بجنور	لالہ کنج لال صاحب -
۰	۰	۷۵	اگرہ	لالہ دوار کا داس صاحب وکیل -
۰	۰	۷۵	میرٹھ	محمد احمد اللہ خان صاحب -

تقدیر و پیم			شمار	نام
پانی	آنہ	روپیہ		
۰	۰	۷۵	میرٹھ	چوہدری رام بخش صاحب
۰	۰	۷۵	"	بابو گنگا سرن صاحب نصف
۰	۰	۷۵	"	لالہ رتی رام صاحب و گنگا سہا صاحب
۰	۰	۷۵	"	بابو بیچ ناتھ صاحب نصف اگرہ
۰	۰	۷۵	بھنور	لالہ جوہر لال صاحب
۰	۰	۷۰	مراد آباد	میرداد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر سی ایس آئی
۰	۰	۷۰	الہ آباد	میر ظہور حسین صاحب وکیل
۰	۰	۷۰	بھنور	سیٹھ جوہری لال صاحب
۰	۰	۵۱	"	ساہو شہر داس صاحب
۰	۰	۵۱	"	ساہو بھگوان داس صاحب
۰	۰	۵۰	اگرہ	ٹی جی ولس صاحب وکیل
۰	۰	۵۰	"	پنڈت جگناتھ صاحب وکیل
۰	۰	۵۰	"	منشی عورت راسے صاحب
۰	۰	۵۰	"	لالہ دوار کا داس صاحب
۰	۰	۵۰	"	لالہ چوکی لال صاحب
۰	۰	۵۰	"	بابو نوہین چندر چکروتی
۰	۰	۵۰	"	بابو مکند لال صاحب اسسٹنٹ سرجن اگرہ

نام	ضلع	تعداد روپیہ	
		روپیہ	آنہ پائی
منشی ہر دیو بہاری صاحب -	الہ آباد	۵۰	۰
لی پینسن صاحب بہاوری - ایس -	"	۵۰	۰
منشی درگا پرشاہ صاحب -	"	۵۰	۰
پینڈت مند لال صاحب -	"	۵۰	۰
لالہ گنیش سنگھ و بہاری لال صاحبان -	بریلی	۵۰	۰
شاہاکر ہر بلاس سنگھ صاحب زمیندار -	آگرہ	۵۰	۰
میر سید حسین صاحب تحصیلدار -	"	۵۰	۰
لالہ چندن سنگھ صاحب -	"	۵۰	۰
لالہ ہوجراج صاحب بوہرہ -	"	۵۰	۰
مستری پرم سکھ صاحب بوہرہ -	"	۵۰	۰
ساہ موہن لال صاحب بوہرہ -	"	۵۰	۰
منشی برج لال صاحب -	الہ آباد	۵۰	۰
لالہ پرتاب سنگھ صاحب -	"	۵۰	۰
بابو رام کالی چودہری صاحب -	جوینپور	۵۰	۰
محمد عبدالرحمن خان صاحب -	بلند شہر	۵۰	۰
رانی دیہرم راج کنور صاحبہ -	جوینپور	۵۰	۰
لالہ بگوانداس و نروتم داس صاحبان -	"	۵۰	۰
بابو شنکر صاحب ساہوکار -	"	۵۰	۰
محمد احمد علیخان صاحب -	"	۵۰	۰

تعداد و روپیہ			ضلع	نام
پانی	آنہ	روپیہ		
.	.	۵۰	بلند شہر	محمد سرفراز خان صاحب۔
.	.	۵۰	"	محمد مولاداد خان صاحب۔
.	.	۵۰	"	لالہ گورکھ مل وسادہ پی رام صاحبان۔
.	.	۵۰	"	لالہ پچھن واس صاحب۔
.	.	۵۰	"	لالہ سمیر چند صاحب۔
.	.	۵۰	سہارنپور	منشی نجف علی صاحب تحصیلدار۔
.	.	۵۰	"	لالہ بلدیو واس صاحب۔
.	.	۵۰	"	میر احسان علی صاحب وکیل سرکار۔
.	.	۵۰	"	لالہ شادوی رام صاحب۔
.	.	۵۰	"	لالہ پتالال صاحب۔
.	.	۵۰	"	لالہ رام سکھ واس صاحب۔
.	.	۵۰	"	لالہ شب سہاسے صاحب۔
.	.	۵۰	"	شاہ عابد حسین صاحب۔
.	.	۵۰	"	پادہن ناتھ سنگھ صاحب۔
.	.	۵۰	"	چوہدری قدم سنگھ صاحب۔
.	.	۵۰	بجنور	بابو دلا رام صاحب ڈپٹی کلکٹر۔
.	.	۵۰	"	سابو بانکے بہاری لال بہاری لال صاحبان۔

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پانی
بجے کینڈی صاحب بہادر سی ایس۔	گورکھپور	۵۰	.	.
بابو چندن لال صاحب۔	"	۵۰	.	.
بابو کیرتھ چند صاحب۔	"	۵۰	.	.
سید واجد علی شاہ صاحب۔	"	۵۰	.	.
چودھری پرتاپ سنگھ صاحب۔	میرٹھ	۵۰	.	.
لالہ شب سہاے صاحب۔	"	۵۰	.	.
لالہ شیو سنگھ صاحب۔	"	۵۰	.	.
لالہ گو دن سنگھ صاحب۔	"	۵۰	.	.
نشتی نظام الحق صاحب۔	"	۵۰	.	.
بابو جوالا پر شاہ صاحب۔	"	۵۰	.	.
لالہ انبا پر شاہ صاحب۔	"	۵۰	.	.
بابو ڈونگر مل صاحب وکیل۔	"	۵۰	.	.
سید محمد میر صاحب۔	"	۵۰	.	.
مولوی فدا علی صاحب۔	"	۵۰	.	.
لالہ راو ہاکشن صاحب۔	"	۵۰	.	.
لالہ گو بند پر شاہ صاحب۔	"	۵۰	.	.
لالہ نوین سنگھ صاحب۔	"	۵۰	.	.

نقد اور روپیہ			ضلع	نام
پائی	آنہ	روپیہ		
۰	۰	۵۰	میرٹھ	نشتی تلسی و ہر صاحب -
فہرست اون اصحاب کی جنہوں نے ۵ روپیہ کم چند روپا یا جنگی فہرست میں لکھا				
۰	۰	۳۵۰	آگرہ	تحصیل کھنڈہ گڑھ ضلع آگرہ -
۰	۰	۱۵۲	آگرہ	تحصیل اعتماد پور ضلع آگرہ -
۰	۰	۶۰۸	"	تحصیل فتح آباد ضلع آگرہ -
۰	۰	۳۹۳	"	تحصیل فیروز آباد ضلع آگرہ -
۰	۰	۳۳۶	"	تحصیل باہ ضلع آگرہ -
۰	۰	۱۸۰	الہ آباد	سفرت رائے لکرام صاحب بہادر پست ماہر جنرل
۰	۰	۲۰۰	"	جو پور -
۰	۰	۹۷	الہ آباد	وکلاء عدالت ہائی کورٹ -
۰	۰	۲۰۰	"	گورکھ پور -
۰	۰	۵۹۳	"	وکلاء آگرہ -
۰	۰	۲۵۸۵	"	بجھنور -
۰	۰	۳۹۳	"	سہارن پور -
۰	۰	۳۷۹۳	"	ضلع میرٹھ -
۰	۰	۲۹۰	"	ضلع بلند شہر -
۰	۰	۶۲۵	"	ضلع مظفرنگر -

نقد اور روپیہ			ضلع	نام
پانی	آندہ	روپیہ		
۰	۰	۳۹۱	۰	ضلع فرخ آباد۔
۰	۱۲	۲۷۲	۰	ضلع باندہ۔
۰	۰	۱۰۰	۰	ضلع بدایون۔
۰	۰	۱۹	۰	ضلع فتحپور۔
نام اون اصحاب کے جنہوں نے وظیفہ یعنی اسکا رشیپ عنایت کیا				
			روپیہ	وظیفہ لارڈ پرینسٹن ہاؤس راجا سلطنت کشور
			۱۵	
عطیہ چند ساکنان آگرہ۔			۸	وظیفہ منیر صاحب بہادر۔
			۱۰	وظیفہ لائل صاحب بہادر۔
عطیہ راجہ جگت سنگھ صاحب ساکن تاجپور۔			۱۵	وظیفہ جگت سنگھ صاحب۔
عطیہ ہنسی نو لکھنؤ صاحب ساکن لکھنؤ۔			۱۲	وظیفہ نو لکھنؤ صاحب۔
عطیہ سراج بی فتنہ صاحب بہادر آگرہ۔			۱۰	وظیفہ بلا قیہ۔
عطیہ میرا دہا علی صاحب پٹی کلکتہ تیرائی۔			۱۰	وظیفہ سید امداد علی صاحب۔
عطیہ شیو راج سنگھ صاحب تیرائی کاشی پور۔			۱۰	وظیفہ شیو راج سنگھ صاحب۔
عطیہ راجہ جیکشن فارس صاحب بہادر تیرائی۔			۱۰	وظیفہ پاشک بندر ابن صاحب۔
عطیہ دیوان جانی بہاری لال صاحب کھل پتہ پور۔			۸	وظیفہ جانی بہاری لال صاحب۔
ایضاً			۶	وظیفہ ایضاً
عطیہ راجہ کشن کمار صاحب بہادر۔			۷	وظیفہ راجہ کشن کمار صاحب بہادر۔
عطیہ رانی کشوری کمار صاحبہ مراد آباد۔			۷	وظیفہ رانی کشوری کمار صاحبہ۔

وظیفہ کنور بہری سنگھ صاحب۔	روپیہ	۷	عطیہ کنور بہری سنگھ صاحب مراد آباد
وظیفہ چودہری دیبان سنگھ صاحب۔	۵		عطیہ چودہری دیبان سنگھ صاحب مراد آباد
وظیفہ راجہ صاحب درہنگا۔	۵		عطیہ راجہ صاحب بہادر درہنگا۔

فہرست چندہ مرقومہ بالا سے قطعاً ثابت ہے کہ یہ سرگرمی شل حباب سریع الزوال نہ تھی بلکہ کمال استقلال اور استحکام کے ساتھ ان اضلاع ہند کے ہر ملت اور مذہب کے آدمیوں میں جاگزیرونی امانت داران و خیر خواہان کالج اوں اصحاب کا شکریہ ہرگز کافی طور پر ادا نہیں کر سکتے جنہوں نے اوس وقت پر بطور فیاضانہ جان و مال سے کوشش فرمائی راجہ شکر سنگھ صاحب بہادر رئیس ایٹھ نے علاوہ اوس رقم کثیر کے جو فہرست نوشتہ بالا میں مندرج ہے ایک ہنگلہ دو ہزار پانسو روپے کا خرید کر کے کالج کو عطا کیا جس سے بورڈنگ ہوس کے مکانات بڑھائے گئے ایسے مکانات کی ہر سال ضرورت زیادہ ہوتی جاتی ہے سب سے بڑا عطیہ جو امانت داران کالج کو حاصل ہوا وہ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ تھا جسکو میونسپل بورڈ اگر ہ نے کالج کے لئے منظور کیا اور جو شش ماہ سے برابر ملتا رہا ہے جبکہ خیر خواہان کالج اس طور پر کوشش کر رہے تھے عمدہ داران سرکاری نے بھی بڑی بہاری مدد فرمائی چنانچہ صاحب کلکٹر بہادر ضلع نے حکام بالا کو ایک زبردست یادداشت لکھی جس میں صاحب مدوچ نے وہ وجوہ بیان کئے جنکی بنا پر باعتبار خصوصیتاً مقام اگر ہ کالج کا قائم رہنا مناسب تھا صاحب کلکٹر بہادر ضلع نے انکی بڑی تائید فرمائی جس تجربہ نے سب تدابیر سے زیادہ کالج کو فائدہ پہونچایا وہ خاص گورنمنٹ شمال و مغربی کی چٹھی تھی جو سچو اب استصواب گورنمنٹ ہند بھیجی گئی اس چٹھی میں اس سوال پر کہ اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت جو بڑھتی جاتی ہے کس طور سے

رفع کیجائے نہایت خوبی اور مضبوطی کے ساتھ کامل طور پر بحث کی گئی اس بات کو
 افسوس کے ساتھ تسلیم کر کے کہ عوام الناس اعلیٰ درجے کی تعلیم کی جانب بہت کم توجہ
 ظاہر کرتے ہیں ہماری خاص گورنمنٹ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ ہند نے جہانگیر
 ہوا ہے سرکاری ملازمت کے کھل صیفون میں باشندگان ہند
 کو داخل کر دینے کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت پیدا کر دی ہے
 اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی تعلیم سوائے کالج کے اور کہیں حاصل ہونی ممکن نہیں ہے
 اور یہ امر عام تجربے کے خلاف ہے کہ طلباء اپنے وطن سے تحصیل علم کے لئے دور دراز
 کا سفر اختیار کریں بس کالج کے نمونے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اس شہر اور اسکے ضلع
 بلکہ اضلاع قریب کے باشندے اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے محروم رہ جائے ہیں انکی بدشوقی
 اور تنزل تعلیم کا علاج جناب ستطاب نواب لعلٹ گورنر سر ایف ڈی لائل صاحب بہادر
 یہ بتلایا کہ مثل اور جگہوں کے یہاں بھی ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ اعتباری عمدہ
 سرکاری اور مختلف معزز اور علمی پیشے صرف تعلیم اور تربیت یافتہ شخصوں کو ملین
 اس تدبیر سے مدارس کی ترقی اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی طرف رغبت اور شوق ضرور پیدا ہوگا
 گورنمنٹ ہند نے معافیاً نہ یہ حکم صادر فرمایا کہ لوکل گورنمنٹ
 کو اختیار ہے کہ اگر کالج اور اسکے کل سرمایہ کو ایک جماعت امانت داروں کو امانتاً
 تفویض کر دے اور اس مدت امتحان کی سیعاد بجائے دو برس کے پانچ برس مقرر
 فرمائی تاکہ اس عرصہ میں امانت دار کل امور متعلقہ کالج کو تشکیل اور موثر بنا کر قائم
 کر لیں اور حکم دیا کہ اس مدت کے آخر میں اگر تعداد طلباء کافی اور تعلیم قابل اطمینان ہو
 کامیابی طلباء بخوبی ہو جائے اور عام انتظام کفایت شعاری کے ساتھ عمل میں آوے

تو گورنٹ ہند اس انتظام چند روزہ و شروط کو مستقل طور پر فراہم کرے یا بشورہ
امانت داران اور زمین داری ترمیم کرنیکی جہ بدرسہ اور شہر اور اسکے اضلاع قریب کے لئے
سو وند تصور ہوگی ان شرائط منصفانہ اور عمدہ سے بہتر اور کیا ہو سکتی ہیں جنکی
خیر خواہ اور امانت داران کالج خواہش کرتے۔ اول جماعت امانت داران اصحاب
ذیل سے مشتمل اور منعقد ہوگی۔

ممبران سرکاری

- ۱۔ صاحب کشتربہادر آگرہ۔
- ۲۔ صاحب کلکٹر بہادر آگرہ۔
- ۳۔ صاحب ڈائریکٹر بہادر شیشہ تعلیم مالک مغربی و شمالی واوہ۔

ممبران غیر سرکاری

- ۴۔ راجہ سردنکر راؤ صاحب کے سنی ایس آئی۔
- ۵۔ راجہ پچھن سنگھ صاحب بہادر۔
- ۶۔ سید میر امداد علی صاحب بہادر سنی ایس آئی۔
- ۷۔ راجہ جے کشن داس صاحب بہادر سنی ایس آئی۔
- ۸۔ رائے مہرا داس صاحب۔
- ۹۔ ڈاکٹر مکند لال صاحب۔
- ۱۰۔ منشی جگن پرشاد صاحب۔

- ۱۱۔ پنڈت اجودہیا ناتھ صاحب۔
- ۱۲۔ پنڈت جگناتھ صاحب۔
- ۱۳۔ سید منور الزمان صاحب۔
- ۱۴۔ بابو ابناش چندر صاحب بنرجی۔
- ۱۵۔ پنڈت کپ۔ار ناتھ صاحب۔
- ۱۶۔ رائے بالکند صاحب۔
- ۱۷۔ منشی شیونراین صاحب۔
- ۱۸۔ دیوان جانی بہاری لال صاحب۔
- ۱۹۔ نواب سرفیض علی خان صاحب کتبی ایس آئی۔
- ۲۰۔ منشی راجہ لال صاحب۔
- ۲۱۔ منشی گروہر لال صاحب۔
- ۲۲۔ سیٹھ بچمن داس صاحب۔
- ۲۳۔ راجہ جگت سنگھ صاحب۔
- ۲۴۔ منشی نوکشور صاحب۔
- ۲۵۔ رائے ساگر رام صاحب رائے بہادر۔
- ۲۶۔ منشی دھیرج لال صاحب۔
- ۲۷۔ بابو طوطا رام صاحب۔
- ۲۸۔ منشی کنہیا لال صاحب رائے بہادر۔
- ۲۹۔ سرائی ایس بیڈی۔

- ۳۰ - منشی نند کشور صاحب -
- ۳۱ - سیٹھ نراین داس صاحب -
- ۳۲ - مولوی فرید الدین صاحب -
- ۳۳ - ٹھاکر کنور کنھی سنگھ صاحب -
- ۳۴ - بابو درگا پرشاد صاحب -
- ۳۵ - ٹھاکر امر او سنگھ صاحب -
- ۳۶ - محرم تاز علی خان صاحب -
- ۳۷ - راجہ ششکر سنگھ صاحب -
- ۳۸ - ہمت نراین داس صاحب -
- ۳۹ - راؤ صاحب سنگھ صاحب -
- ۴۰ - لالہ نہال چند صاحب -
- ۴۱ - حافظ عبد الکریم صاحب -
- ۴۲ - محمد علی خان صاحب -
- ۴۳ - راجہ گنیشام سنگھ صاحب -
- ۴۴ - راجہ شیو راج سنگھ صاحب -
- ۴۵ - راجہ کشن کنوار صاحب -
- ۴۶ - چو وہری شیر علی صاحب -
- ۴۷ - منشی نروتم سنگھ صاحب -
- ۴۸ - مولوی محمد طاہر صاحب عرف موتی بیان -

۲۹۔ لالہ دیہی پرشاد صاحب۔

منجملہ اصحاب قومیہ بالا کے اصحاب ذیل کمیٹی انتظامیہ مقرر کئے گئے

- ۱۔ صاحب کشن بہادر میر مجلس سرکاری۔
- ۲۔ جناب صاحب کلکٹر بہادر نائب میر مجلس سرکاری۔
- ۳۔ سر راجہ ونکرا صاحب بہادر کے جی۔ ایس۔ آئی۔
- ۴۔ نواب سرفیض علی خان صاحب بہادر کے جی۔ ایس۔ آئی۔
- ۵۔ رائے مہرا داس صاحب۔
- ۶۔ ڈاکٹر کنند لال صاحب۔
- ۷۔ منشی جگن پرشاد صاحب۔
- ۸۔ پیٹنٹ جگناتھ صاحب۔
- ۹۔ سید منور الزمان صاحب۔
- ۱۰۔ بابو ابناش چندر صاحب بنرجی۔

مدرسہ کا انتظام بنیہ نگرانی امانت داران تنظیم کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور اس انتظام میں اوں قواعد کی پابندی کی ہدایت ہوئی جو ایسے مدرسوں کے لئے موضوع ہیں جنکو گورنمنٹ سے مدد ملتی ہے۔ مدرسین و ملازمین مدرسہ کی نسبت کمیٹی کو اختیار دیا کہ چاہے جسکو رکھے اور انتظام مدرسہ عمدہ طور اور بنیاد پر قائم ہونیکے لئے گورنمنٹ نے اجازت دی کہ سٹرطاسن صاحب بدستور پرنسپل مدرسہ سین اور دس ہزار روپیہ سالانہ سرکار سے بطور مدد خرچ مقرر ہوا۔

حسن انتظام کا نتیجہ جلد ظاہر ہو گیا۔ اسکول ڈپارٹمنٹ مین جو ہمیشہ سے نام آور رہا ہے طلباء کی بڑی کثرت ہو گئی۔ اور کالج ڈپارٹمنٹ مین طالب علموں کی تعداد دو چند ہوئی۔ ستمبر ۱۹۸۷ء بموسم سرما جناب نواب علی القاب لارڈ پرین صاحب بہادر وائس چانسلر آگرہ نے رونق افروز ہوئے اور اپنے قدم سمیت لزوم سے آگرہ کالج کو برکت دی جہاں لوگوں نے حضور وائس اس کے کا نہایت گرم جوشی اور سرت کے ساتھ استقبال کیا اور عرضداشتیں شکریہ کی گذرین بجا اب اسکے حضور وائس اس نے امانت داروں کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ دلی تمنا ہماری یہ ہے کہ کمیٹی تنظیم کو انتظام مدرسہ میں کامل طور پر کامیابی حاصل ہو۔ حضور لفٹ گورنر بہادر نے بھی اپنی اسید ظاہر کی چند روز کے بعد اعلیٰ حضرت اقدس شہزادہ ڈیوک آف کوناٹ نے کالج کو اپنے قدم مبارک سے سر بلندی بخشی اور اپنی زبان مبارک سے ایسے کلمات فرما جس نے امانت داران کالج کی بہت بڑھے۔

طلباء کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ستمبر ۱۹۸۷ء میں کمیٹی کو مجبوری سے نیچے کے دو درجے اسکول ڈپارٹمنٹ کے بند کر دینے پڑے کیونکہ مدرسہ میں جگہ نہیں رہی۔ اور اسی وجہ سے اب بھی امر درپیش ہے کہ ساتویں اور آٹھویں درجہ کو بھی توڑ دیا جاوے باوجودیکہ آگرہ میں ایسے ایسے عمدہ مدرسہ ہیں یعنی سینٹ پیٹر کالج و سینٹ جانز کالج و کٹوریا کالج تاہم اسکول ڈپارٹمنٹ آگرہ کالج میں طلباء کی تعداد حد سے زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

۱۹۸۸ء میں حضور فیض گنجور لارڈ ورن صاحب بہادر وائس چانسلر جناب مستطاب سر ایف ڈی لائل صاحبہ لفٹ گورنر نے تشریف لاکر آگرہ کالج کو اعزاز بخشا امانت داروں نے

کیفیت انتظام حضور مدوحین کی خدمت بابرکت میں پیش کی جو پسند خاطر ہوئی اور نیز خیر خواہان اور محسنان مدرسہ نے بھی اپنی رضا سندی ظاہر کی۔ گورنمنٹ عالیہ ہند نے چار امور کی آزمائش چاہی تھی اول طلبہ کی تعداد کا کافی ہونا۔ دوم تربیت اور تعلیم کا معقول اور پسندیدہ طور پر عمل میں آنا اور سوم کامیابی طلبہ اور چہارم انتظام اور اخراجات میں کفایت شکاری۔ اول امر کی نسبت واضح ہو کہ اسکول ڈیپارٹمنٹ میں طلبہ کی یہ کثرت ہوئی کہ تنو طلبہ علموں کو بھرتی کرنے سے مجبوری انکار کرنا پڑا اور کلج ڈیپارٹمنٹ میں طلبہ کی تعداد سہ چند ہو گئی۔ تعلیم اور کامیابی کی بابت یہ ہو کہ۔ تی۔ آسے کے امتحان کے لئے پانچ طالب علم تھے پانچوں کامیاب ہوئے منجملہ انکے ایک نے دوسری اعزاز سی حاصل کی اور دراکر العلوم کے کل طالب علموں میں اول درجہ حاصل کیا۔ آئیف۔ آسے کے امتحان میں سترہ طالب علم تھے جن میں سے سولہ کامیاب ہوئے اور بتیس طالب علموں میں سے اونیس داخلہ کے امتحان میں فیضیاب ہوئے۔

اخراجات میں بڑی کفایت ہوئی سنیں ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ میں ایک طالب علم کی تربیت کا خرچہ اسی سال ہوا تھا ۱۸۸۲ء میں ایک طالب علم کی تقسیم میں صاف صاف صرف ہوا۔

پس ان چاروں باتوں کے امتحان کا نتیجہ نہایت نیک ہوا۔ حضور والیسر لارڈ ورن صاحب بہادر کا اجلاس اور وہ جلسہ حسین جناب ستطاب سرائی لارڈ ورن صاحب بہادر نے انعام تقسیم فرمایا ایسے عظیم الشان جشن ہوئے ہیں جنکی تاریخ مدرسہ میں یادگاری ہمیشہ کے لئے قائم رہیگی۔ آئندہ کے لئے ہر طرح کی امید

ترقی اور بہبودی کی ہے۔

نظر حالات ماضیہ پہلو اپنی گورنمنٹ کی فیاضی اور دلی پرہر وساکامل ہے اور اس بات کا بھی تجربہ ہو گیا ہے کہ صاحب پرسپل اور مدرسین کی کوشش اور محنت سے طلباء کو عمدہ تعلیم حاصل ہوگی۔ ہمارے کالج کی نسبت جو گورنمنٹ کو اعتبار ہے اسکے ثبوت میں ایک اور مضمون میں آیا۔ ریسوں کے صاحبزادے جو خاص گورنمنٹ کی سرپرستی میں ہیں اور بنارس میں پڑھتے تھے وہ اگر کالج میں تعلیم پانچ لکے بھیجے گئے اور انکے لئے ایک عمدہ مکان تجویز کیا گیا ہے۔ اب ایک اشد ضرورت کا معاملہ امانت داران اور خیر خواہان مدرسہ اگرہ کے پیش نظر یہ ہے کہ مدرسہ میں طلباء کی یہ کثرت ہے کہ بیٹھنے کو جگہ نہیں چنانچہ باجائز حضور و ایسے اور نواب لغٹ گورنر بہادر بخدمت خیر خواہان اور محبان کالج اگرہ کی خدمت میں پہر ایک چندہ لگی درخواست کی گئی جس میں روپیہ سے مدرسہ کی عمارت کے متعلق دوسرا بازو تعمیر کیا جائیگا اور جبکہ اصول علم طبیعیات کے درس کے لئے آراستہ کمرہ لگایا جائیگا اس بازو کی تعمیر اور آراکجات کے مہیا کر نیکیے لئے ساٹھ ہزار روپیہ مطلوب ہوگا یقیناً واقع ہے کہ جب اس مدرسہ کئے دلی ہو خواہوں کو اس اشد ضرورت کا حل واضح ہوگا اور نیز یہ امر کہ یہ ضرورت صرف بوجہ کامیابی ظہور میں آئی ہے تو وہ پہر بدل و جان روپیہ کے فراہم کرنے میں سعی اور کوشش بلیغ فرماوینگے جسکی وجہ سے یہ مدرسہ بہرہ و جوہ ایسا ہو جائیگا کہ کسی امر میں کل ششہ تعلیم کی درس گاہوں سے کم نہ تصور کیا جائیگا۔ ابھی تک چندہ کی ضرورت بدرستی تمام پیش ہی نہیں لگی تھی کہ اصحاب عالیجناب نے فیاضی ظاہر فرمائی انکے نام نامی ذیل میں مندرج ہیں۔

فہرست اصحاب جنہوں نے تعمیر عمارت متعلقہ کالج کیلئے فرمالی

نام	ضلع	تقدیر اور روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پالی
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر				
جو دہپور۔		۲۰۰۰	۰	۰
راجہ صاحب بہادر اوہ۔		۲۰۰۰	۰	۰
راجہ بچھن سنگھ صاحب بہادر بلند شہر۔		۱۰۰۰	۰	۰
مولوی محمد عنایت اللہ خان صاحب حاجی۔	علیگڑہ	۱۰۰۰	۰	۰
سہا کرپا دیال صاحب ساہوکار۔	لکھنؤ	۱۰۰۰	۰	۰
نواب سرفیض علی خان صاحب بہادر۔ کے				
سی۔ آیس۔ آئی۔	بلند شہر	۵۰۰	۰	۰
لالہ ابو وہب پیر شاہ صاحب خزانچی۔	کا پور	۵۰۰	۰	۰
راجہ ہرن رائن سنگھ صاحب بہادر۔	متھرا	۵۰۰	۰	۰
کمار کندن سنگھ ومان سنگھ صاحبان۔	۵۰۰	۰	۰	۰
راجہ شبھی نرائن سنگھ صاحب بہادر۔	بنارس	۵۰۰	۰	۰
لالہ بینی رام وجا نکلی پرشاہ صاحبان۔	علیگڑہ	۳۰۰	۰	۰
راجہ سید باقر علی خان صاحب بہادر				
سی۔ آئی۔ آئی۔ اے۔	۳۰۰	۰	۰	۰

تقد اور روپیہ			ضلع	نام
پانی	آنہ	روپیہ		
۰	۰	۲۵۰	کانپور	لالہ شیو پرشاد و تلسی رام صاحبان۔
۰	۰	۲۵۰	علیگڑہ	مسماۃ مول کنویوہ لالہ بیوتی لال صاحب۔
۰	۰	۲۵۰	۔	بوہرہ گنگا رام صاحب۔
۰	۰	۲۰۰	کانپور	لالہ فتول و ہوانی شنکر صاحبان۔
۰	۰	۲۰۰	۔	لالہ چوٹے لال و گیا پرشاد صاحبان۔
۰	۰	۲۰۰	آگرہ	راجہ صاحب بہادر بہادر۔
۰	۰	۲۰۰	ایٹہ	راجہ صاحب بہادر راجہ۔
۰	۰	۱۰۰	کانپور	چوہے سدھاری لال صاحب آنریری مجسٹریٹ۔
۰	۰	۱۰۰	سترا	راجہ ہرنزین سنگھ صاحب بہادر۔
۰	۰	۱۰۰	الہ آباد	بابونیل کل صاحب متر و فرزند۔
۰	۰	۱۰۰	۔	بابو راجہ رام صاحب بہارگو ساموکار۔
۰	۰	۷۵	کانپور	لالہ گورو من داس و روپ رام صاحبان۔
۰	۰	۶۰	مراد آباد	پنڈت ہماراج زاین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔
۰	۰	۵۰	کانپور	لالہ پورن چند صاحب سوداگر۔
۰	۰	۵۰	الہ آباد	مشی ہنومان پرشاد صاحب وکیل۔
۰	۰	۵۰	۔	شیخ نصیر الدین صاحب زمیندار۔
۰	۰	۵۰	۔	لالہ جگت زاین صاحب۔

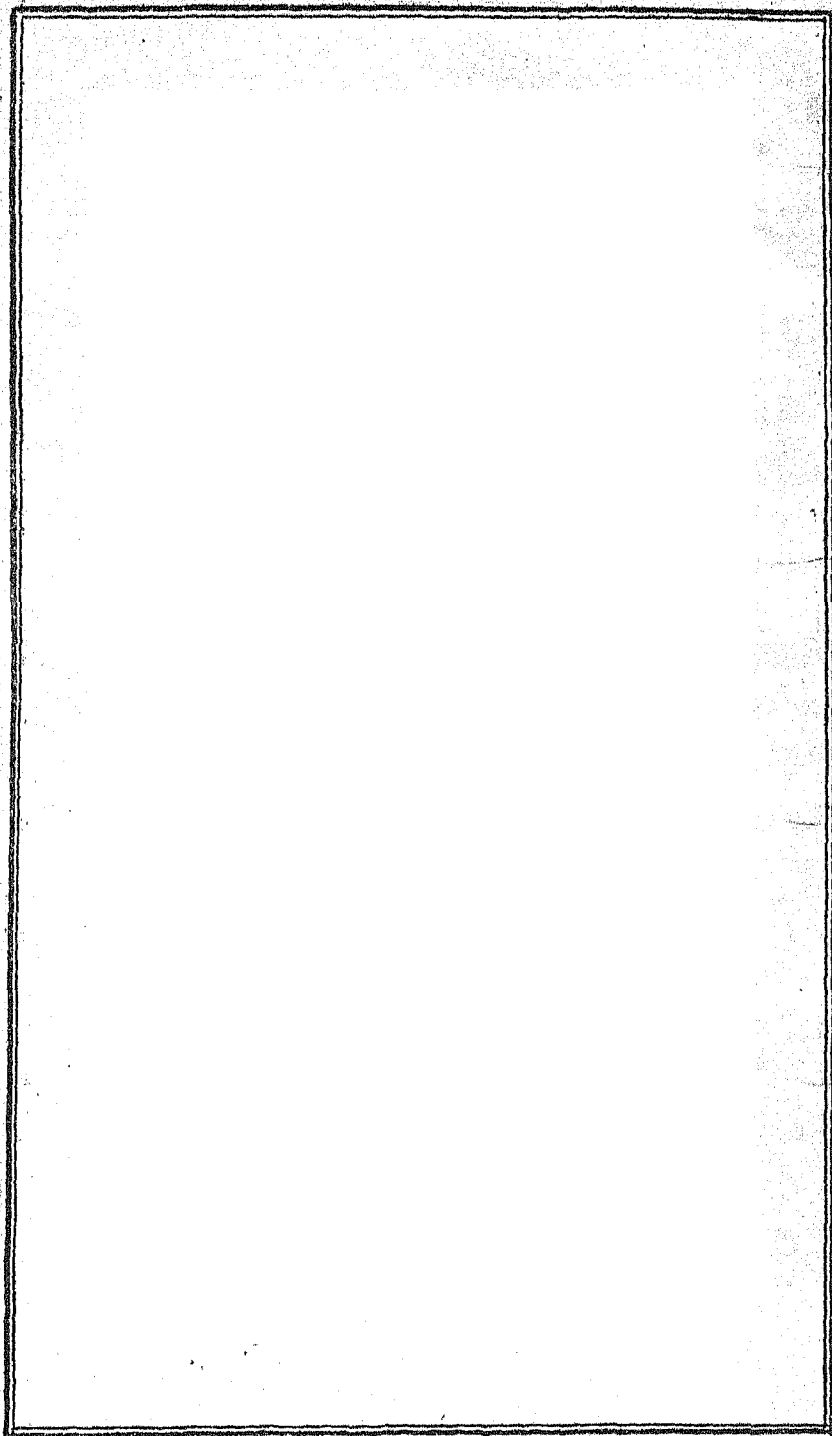
تقد اور روپیہ			ضلع	نام
پانی	انہ	روپیہ		
•	•	۵۰	مراد آباد	چوہدری بلدیہ سنگھ صاحب۔
•	•	۵۰	سہارنپور	لالہ درگاہ پیر شاہ صاحب۔
•	•	۴۰	مراد آباد	بابو جواہر لال پیر شاہ صاحب اسٹنٹ سرجن۔
•	•	۴۰	الہ آباد	لالہ جگن ناتھ پیر شاہ صاحب۔
•	•	۴۰	•	لالہ ابو دمیہ پیر شاہ صاحب مختار۔
•	•	۴۰	•	لالہ متھرا پیر شاہ صاحب وکیل۔
•	•	۴۰	•	میر سلامت علی صاحب وکیل۔
•	•	۴۰	•	آر جی میکڈونلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر جنرل
•	•	۳۲	•	صیفہ تمبیرات۔
•	•	۳۰	•	لالہ یادو مال صاحب وکیل۔
•	•	۲۵	•	پنڈت شورشور اکھن صاحب۔
•	•	۲۵	کانپور	لالہ گور سہاسی صاحب۔
•	•	۲۵	الہ آباد	بابو انباش چندر صاحب بنرجی۔
•	•	۲۵	کانپور	بابو نیل مادھب صاحب بنرجی وکیل۔
•	•	۲۵	•	پنڈت پرتھی ناتھ صاحب وکیل۔
•	•	۲۵	متھرا	راجہ اودت نراین و بلدیہ نراین صاحبان
•	•	۲۵	الہ آباد	بابو پر یاداس صاحب ایم۔ اے۔

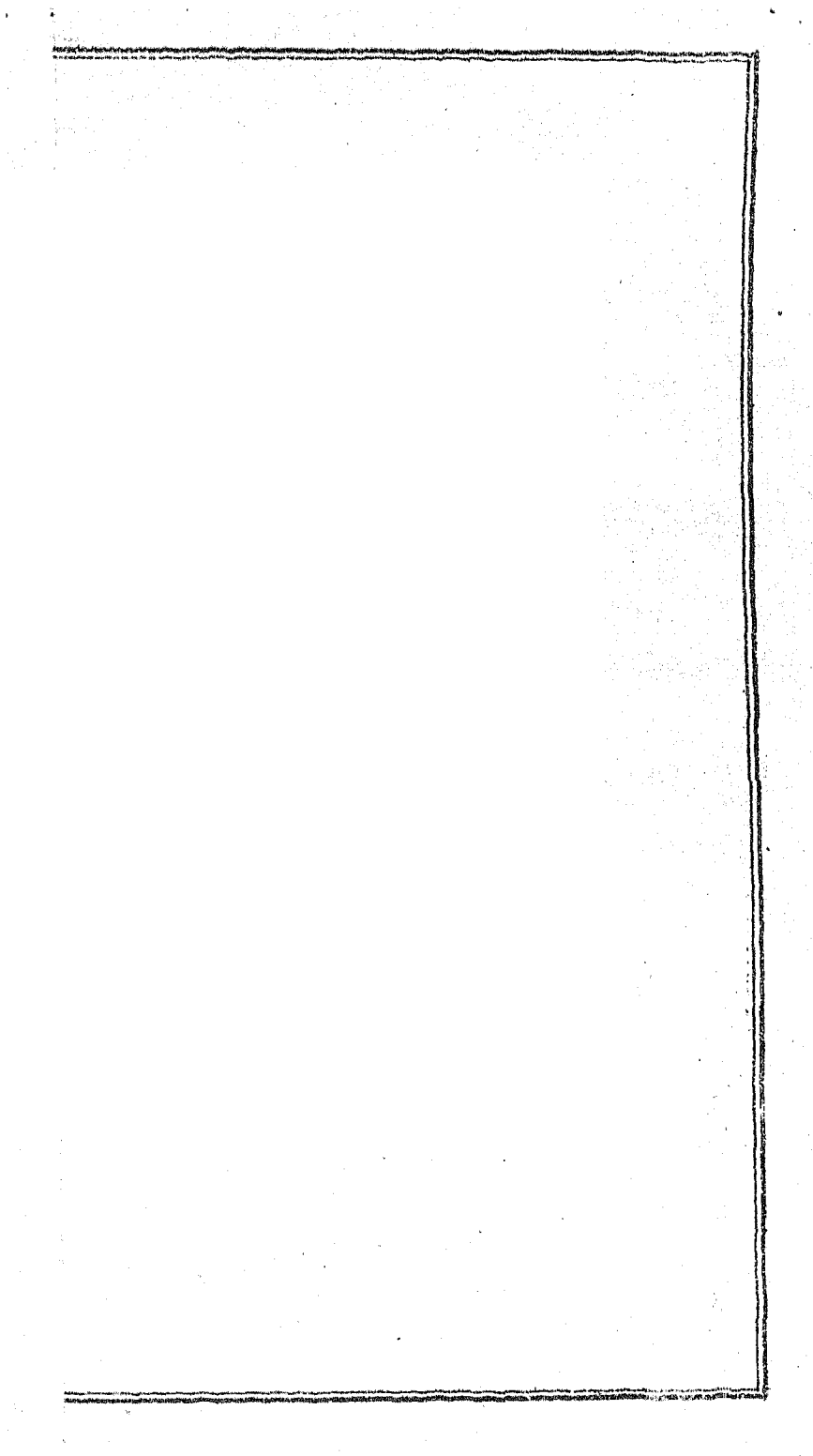
نام	ضلع	تقد اور روپیہ		
		روپیہ	انہ	پائی
شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر -	مراد آباد	۲۵	۰	۰
منشی رگنندن صاحب وکیل -	بنارس	۲۵	۰	۰
مسٹر ڈانٹی صاحب -	"	۵	۰	۰
معرفت راجہ بمکشن واس صاحب بہادر سی آئی	"	۳۱۲	۳	۶
معرفت منشی جگن پرشاد صاحب وکیل -	"	۲۹	۸	۰
معرفت منشی عروت رائے صاحب منصف -	"	۷۰	۶	۰

امانت داران اگرہ کالج کو اپنے مکرمون اور احبابوں سے امید قوی ہے
 کہ اس بہاری عرضداشت کو ملاحظہ فرما کر چندہ کے فراہم کرنے میں
 پھر ایسی ہی سعی و توجہ فرمائیں گے جس طور سے کہ
 اول مرتبہ سرگرمی ظاہر کر کے کامیابی کامل
 حاصل فرمائی

تہی

۱۵۰۹





RULES:—

- Mehdi Tousefi
 Bindery M. A. Library
 A. M. U., Aligarh.

